

# ریکاری کی تباہ کاریاں

[www.sirat-e-mustaqeem.com](http://www.sirat-e-mustaqeem.com)

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

## دُرود شریف کی فضیلت:

سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ”اَوَّلٰی النَّاسِ بِیَوْمَ الْقِيَامَةِ اَتْلُوْهُمْ عَلٰی صَلَوةٍ، یعنی قیامت کے دن لوگوں میں سب سے زیادہ میرے قریب وہ شخص ہو گا جو سب سے زیادہ مجھ پر دُرود شریف پڑھتا ہو گا۔“

(ترمذی، أبواب الوتر، باب ماجاء فی فضل الصلوة علی النبی، ۲/۲۷، حدیث: ۴۸۴)

مفسرِ شہیر، حکیمُ الامّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْتَقٰی اس حدیثِ پاک کے تحت ارشاد فرماتے ہیں: ”قیامت میں سب سے آرام میں وہ ہو گا، جو حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ رہے اور حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ہمراہی نصیب ہونے کا ذریعہ دُرود شریف کی کثرت ہے۔ اس حدیثِ پاک سے معلوم ہوا کہ دُرود شریف بہترین نیکی ہے کہ تمام نیکیوں سے جَنّتِ ِملتی ہے اور اس (نیکی) سے بزمِ جَنّت کے دُولہا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملتے ہیں۔“ (مراۃ، ۱۰۰/۲)

خُشْر میں کیا کیا مزے وارفنگی کے لُون رَضا	لوٹ جاؤں پا کے وہ دامنِ عالی ہاتھ میں
	(حدائقِ بخشش، ص ۱۰۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُضُورِ ثواب کی خاطر بیانِ سننے سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ”يَتَّبِعُ الْمُؤْمِنُ حَيْثُ مِّنْ عَمَلٍ“ مُسْلِمَان کی نیت اُس کے عمل سے

بہتر ہے۔ (العجم الکبیر للطبرانی ج ۶ ص ۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

**دومدنی پھول:** (۱) بغیر اچھی نیت کے کسی بھی عمل خیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جتنی اچھی نیتیں زیادہ، اتنا ثواب بھی زیادہ۔

**بیان سننے کی نیتیں:**

لگا ہین نیچی کیے خوب کان لگا کر بیان سنوں گا ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے علم دین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❀ ضرورتاً سمٹ سرک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشاہد کروں گا ❀ دھکا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گھورنے، جھڑکنے اور الجھنے سے بچوں گا ❀ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰهَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰهِ وغیرہ سن کر ثواب کمانے اور صد الگانے والوں کی دل جوئی کے لئے بلند آواز سے جواب دوں گا ❀ بیان کے بعد خود آگے بڑھ کر سلام و مضامحہ اور انفرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

**بیان کرنے کی نیتیں:**

میں بھی نیت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بیان کروں گا ❀ دیکھ کر بیان کروں گا ❀ پارہ 14، سُورَةُ النَّحْلِ، آیت 125: اُذْعُمْ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِکْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ (ترجمہ کنزالایمان: اپنے رب کی راہ کی طرف بلاؤ پکی تدبیر اور اچھی نصیحت سے) اور بخاری شریف (حدیث 4361) میں وارد اس فرمانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَ لَوْ اٰیَةً۔ یعنی ”پہنچا دو میری طرف سے اگرچہ ایک ہی آیت ہو“ میں دیئے ہوئے احکام کی پیروی کروں گا ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے منع کروں گا ❀ اشعار پڑھتے نیز عربی، انگریزی اور مشکل الفاظ بولتے وقت دل کے اغلاص پر توجہ رکھوں گا یعنی اپنی علیّت کی دھاک بٹھانی مقصود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا ❀ مدنی قافلے، مدنی انعامات، نیز علاقائی دُورہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رعیتِ دلاؤں

گاڑے تھہر لگانے اور لگوانے سے بچوں کا نظر کی حفاظت کا ذہن بنانے کی خاطر حتیٰ الامکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

بیان کے مدنی پھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج میں آپ کے سامنے ایک مُہلک (یعنی ہلاک کرنے) اور باطنی مَرَض، "ریا کاری" کے مُتعلّق کچھ مدنی پھول پیش کرنے کی سعادت حاصل کروں گا، سب سے پہلے ریا کاری سے مُتعلّق ایک روایت بیان کروں گا، پھر ریا کاری کی مذمت پر چند آیات قرآنی و احادیثِ مبارکہ کے ساتھ ساتھ ریا کاری کی تعریف، چند مثالیں، پہچان کا طریقہ اور شرعی حکم بیان کرنے کی کوشش کروں گا۔ اُس کے بعد مَرَضِ ریا کا علاج آپ کے گوش گزار کروں گا اور اگر علاج کارگر ثابت نہ ہو تو ایک مشورہ بھی عرض کروں گا۔ اور آخر میں جو تا پہننے کے مدنی پھول بھی بیان کرنے کی سعادت حاصل کروں گا۔ اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

ریا کار کے چار نام

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 165 صفحات پر مشتمل کتاب "ریا کاری" کے صفحہ 16 پر ہے۔ ایک شخص نے دو جہاں کے تاجور، سلطان، مجرب و برّ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں عَزَّوَجَلَّ کی: "کل بروزِ قیامت کون سی چیز نجات دلائے گی؟" تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ بد دینائی نہ کرنا۔ تو اس نے پھر عرض کی: "بندہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ بد دینائی کیسے کر سکتا ہے؟" تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "اس طرح کہ تم کوئی ایسا کام کرو جس کا حکم تمہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دیا ہو، لیکن تمہارا مقصود غیور اللہ

کی رضا کا حصول ہو، لہذا ریا کاری سے بچتے رہو، کیونکہ یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ شرک ہے اور قیامت کے دن ریا کار کو لوگوں کے سامنے چار ناموں سے پکارا جائے گا یعنی "اے بدکار! اے دھوکے باز! اے کافر! اے خسارہ پانے والے! تیرا عمل خراب ہوا اور تیرا اجر برباد ہوا، لہذا آج تیرے لئے کوئی حصہ نہیں، اے دھوکا دینے کی کوشش کرنے والے! اب تو اپنا ثواب اس کے پاس جا کر تلاش کر جس کے لئے تو عمل کیا کرتا تھا۔" (الزواجر عن اقتراف الكبائر، الکبیرۃ الفانیۃ، الشرک الاصح، ج ۱، ص ۲۸)

## اے اخلاص تو کہاں ہے؟

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** بیان کردہ روایت سے ہمیں بھی عبرت حاصل کرنی چاہیے کہ لوگوں کو دکھانے کیلئے عمل کرنے والے کو قیامت کے دن کس قدر ندامت و شرمندگی کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اول تو نفس و شیطان ہمیں نیکیاں کرنے نہیں دیتے اور اگر ہم خوب کوشش کر کے نیک عمل کرنے میں کامیاب ہو بھی جائیں تو نفس و شیطان ہماری عبادت کو مقبول ہونے سے روکنے کے لئے اپنا پورا زور لگادیتے ہیں، اس کے لئے ہماری عبادت میں کوئی ایسی غلطی کروادیتے ہیں، جو اسے ضائع کر دیتی ہے یا پھر عبادت کے بعد ہمارے دل میں نام و نمود کی خواہش گھر کر لیتی ہے، کوئی ہماری نیکیوں کا چرچا کرے نہ کرے، ہم خود بلا ضرورت شرعی اپنی نیکیوں کا اظہار کر کے "اپنے منہ میاں مٹھو" بننے سے باز نہیں آتے اور یوں نفس و شیطان کے پھیلانے ہوئے جال یعنی ریا کاری میں جا پھنستے ہیں۔ مثلاً کوئی کہتا ہے: میں ہر سال رجب، شعبان اور رمضان کے روزے رکھتا ہوں (حالانکہ ماہ رمضان المبارک کے روزے تو فرض ہیں پھر بھی وہ ریا کار جو کہ دو ماہ کے نفلی روزے رکھتا ہے اپنی ریا کاری کا وزن بڑھانے کیلئے کہتا ہے میں ہر سال تین ماہ یعنی رجب، شعبان اور رمضان کے روزے رکھتا ہوں۔ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ) کوئی کہتا ہے: میں اتنے سال سے ہر ماہ ایامِ بیض (یعنی چاند کی 15، 14، 13 تاریخ) کے روزے رکھ رہا ہوں، کوئی اپنے حج کی تعداد

کا تو کوئی عُمرے کی گنتی کا اعلان کرتا ہے۔ کوئی کہتا ہے: میں روزانہ اتنے دُرود شریف پڑھتا ہوں، اتنے عرصے سے دلائلُ الخیرات شریف کا وِرد کر رہا ہوں۔ اتنی تلاوت کرتا ہوں، ہر ماہ فُلاں مدرّسے کو اتنا چندہ پیش کرتا ہوں۔ اَلْعَرَضُ خَوَاخُوَہ اپنے نوافل، تہجد، نفلی روزوں اور عبادتوں کا خوب چرچا کیا جاتا ہے۔ آہ! اے اخلاص تو کہاں ہے؟ (انفادات: امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ)

نفسِ بدکار نے دل پہ یہ قیامت توڑی

عملِ نیک کیا بھی تو چھپانے نہ دیا

(سامانِ بخشش)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

اعمال ضائع ہو جائیں گے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ریا کاری سے بچنے، بچانے کا جذبہ بڑھانے کی نیت سے اس ضمن میں بطور ”نیکی کی دعوت“ چند آیاتِ مبارکہ سماعت فرمائیے۔ یقیناً دنیا کو آخرت پر ترجیح دینے والے نادان ریاکاروں کے عمل کا ثواب ضائع ہو جائے گا۔ چنانچہ پارہ 12، سورہ اٰھد آیت نمبر 15 میں رَبُّ الْعِبَادِ عَزَّوَجَلَّ کا ارشادِ عبرت بنیاد ہے:

مَنْ كَانَ يَرْيِدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزَيَّنٰهَا  
نُوفٍ اِلَيْهِمْ اَعْمَالُهُمْ فِيْهَا وَهُمْ فِيْهَا  
لَا يُبْخَسُوْنَ ۝۱۵

تَرْجَمَہ کنز الایمان: جو دنیا کی زندگی اور آرائش چاہتا ہو ہم اس میں ان کا پورا پھل دے دیں گے اور اس میں کمی نہ دیں۔

حضرت سیدنا ابنِ عباس رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ ریاکاروں کو دنیا میں ہی ان کی نیکیوں کا بدلہ دے دیا جاتا ہے اور ان پر ذرّہ بھر ظلم نہیں کیا جاتا۔ (تفسیر طبری ج ۷ ص ۱۳)

جبکہ ایک اور آیت میں اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَبْطُلُوا صَدَقَتَكُمْ بِالسَّنِّ وَالْأَذَىٰ كَالَّذِي يُفِيقُ مَالَهُ رِثَاءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۖ فَسْئَلُهُ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ فَأَصَابَهُ وَابِلٌ فَتَرَكَهُ صَلْدًا ۖ لَا يَقْدِرُونَ عَلَىٰ شَيْءٍ مِّمَّا كَسَبُوا ۗ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ ۝﴾ (پ ۳، البقرة: ۲۶۴)

تَرْجَمَہ کنز الایمان: ”اے ایمان والو اپنے صدقے باطل نہ کرو و احسان رکھ کر اور ایذا دے کر، اُس کی طرح جو اپنا مال لوگوں کے دکھاوے کے لئے خرچ کرے اور اللہ اور قیامت پر ایمان نہ لائے تو اُس کی کہاوت ایسی ہے جیسے ایک چٹان کہ اُس پر مٹی ہے، اب اُس پر زور کا پانی پڑا جس نے اسے زرا پتھر کر چھوڑا، اپنی کمائی سے کسی چیز پر قابو نہ پائیں گے اور اللہ کافروں کو راہ نہیں دیتا۔“

صَدْرُ الْاَافِاضِلِ حَضْرَتِ علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْہَادِی خَزَائِنُ الْعِرْفَانِ میں اس آیت مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں: ”جس طرح مُنَافِق کو رِضائے الہی مقصود نہیں ہوتی، وہ اپنا مال رِیاءِ کاری کے لئے خرچ کر کے ضائع کر دیتا ہے، اس طرح تم احسان جتا کر اور ایذا دے کر اپنے صدقات کا اَجْر ضائع نہ کرو۔ یہ (آیت مبارکہ) مُنَافِق رِیاءِ کار کے عمل کی مثال ہے کہ جس طرح پتھر پر مٹی نظر آتی ہے لیکن بارش سے وہ سب دُور ہو جاتی ہے، خالی پتھر رہ جاتا ہے، یہی حال مُنَافِق کے عمل کا ہے کہ دیکھنے والوں کو معلوم ہوتا ہے کہ عمل ہے اور روزِ قیامت وہ تمام عمل باطل ہوں گے، کیونکہ رِضائے الہی کے لئے نہ تھے۔“ (خزائن العرفان، پ ۳، البقرة، تحت الآیة: ۲۶۴)

کمر توڑی ہے عصیاں نے، دیا یا نفس و شیطان نے  
نہ کرنا حشر میں رُسا، مرا رکھنا بھرم مولیٰ

گناہوں نے مجھے ہائے! کہیں کا بھی نہیں چھوڑا  
کرم ہوا ز طفیل سیدِ عرب و عجم مولیٰ!

(وسائلِ بخشش ص 97)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** اب ذرا غور کیجئے کہ قیامت کے دن جب ہر کسی کو اپنے اعمال کی فکر ہوگی، ایسے میں اگر کسی کا نامہ اعمال پیش کیا جائے اور اُسے پتا چلے کہ اس کے بہت سے نیک اعمال فقط ریاکاری کی وجہ سے ضائع ہو چکے ہیں، تو ذرا سوچئے اُس مشکل گھڑی میں اُس شخص کی کیفیت کیا ہوگی؟ اور اُسے کتنا افسوس ہو گا کہ زندگی بھر جن اعمال کو وہ اپنے لیے توشہ آخرت اور نجات کا ذریعہ سمجھتا رہا، اب یومِ حساب ان میں سے کوئی بھی باقی نہیں رہا، زندگی بھر کی کمائی ہاتھ سے جاتی رہی۔ تمام عمر یہی سوچتا رہا کہ میرے پاس نیکیوں کا خزانہ ہے، اور بروز قیامت حسرت و یاس (ناامیدی) کی تصویر بنا کھڑا ہو گا۔ لہذا ضروری ہے کہ ہم اس دُنیا ہی میں اپنے اعمال پر غور کر کے ”ریا کاری“ جیسی خوفناک اور ہولناک آفت سے پیچھا چھڑالیں۔ ہمیں اپنے اعمال پر غور کرنا چاہیے کہ کہیں ہمارے کسی نیک عمل میں دکھاو تو شامل نہیں؟ ہم جب بھی کوئی نیک عمل کرتے ہیں تو اُس سے مقصود، رَبِّ عَزَّوَجَلَّ کی رضا ہوتی ہے یا مال و زر کا حصول یا کوئی اور دُنیاوی فائدہ؟ لوگوں کے سامنے تو نیک اعمال بڑی خوش اُسلوبی اور اچھے انداز سے کرتے ہیں، تنہائی میں ہمیں کیا ہو جاتا ہے، کہیں اس کی وجہ ریاکاری تو نہیں؟ لہذا آج ہی اپنے اعمال کا مُحاسبہ کرتے ہوئے اپنی اصلاح کر لیجئے! ورنہ کل بروز قیامت سوائے افسوس و ندامت کے کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔ اگر اپنا مُحاسبہ کرنے کا ذہن نہیں بنتا یا اس بات کی وجہ سے پریشان ہیں کہ میں اپنے اعمال کا مُحاسبہ کس طرح کروں؟ مجھے تو صحیح طور پر اپنا مُحاسبہ کرنا بھی نہیں آتا، تو گھر ایسے مت! صرف ایسے افراد کی صحبت اختیار کر لیجئے کہ جو اپنے اعمال کا مُحاسبہ کرنا جانتے ہوں، ایسے ماحول کو اپنا لیجئے جہاں مُحاسبہ کرنے کا مدنی ذہن دیا جاتا ہو۔ یاد رکھیئے! کہ اصلاح و تربیت کے معاملے میں ماحول کا بڑا گہرا اثر ہوتا ہے، اگر ماحول تبدیل



نہ کیا جائے تو اصلاح و تربیت کی تمام تر کوششیں بھی اکثر رائیگاں ہو جاتی ہیں، اچھی صحبت اور پاکیزہ ماحول پانے کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول اور خصوصاً مدنی قافلوں میں سفر اور مدنی انعامات پر عمل کرنا بھی ہے۔ جی ہاں! جب آپ عاشقانِ رسول کے ہمراہ مدنی قافلوں میں سفر کریں گے، تو اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو مدنی انعامات پر عمل اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے سابقہ اعمال پر غور و فکر کرنے کا موقع ملے گا اور گزشتہ گناہوں سے تائب ہو کر آئندہ ان سے بچنے کا بھی ذہن بنے گا۔

اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

اچھی صحبت ملے، خوب برکت ملے چل پڑو، چل پڑیں، قافلے میں چلو  
گُفر کی کالیں، دُور ہوں ظلمتیں آؤ کوشش کریں، قافلے میں چلو  
بے شک اعمالِ بد، اور افعالِ بد کی جھٹٹیں عادتیں، قافلے میں چلو  
(وسائلِ بخشش، ص ۶۷۱-۶۷۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ریا کارانہ عمل قبول نہیں ہوتا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ریا کاری ایک ایسی تباہ کن بیماری ہے کہ جو نیک عمل کی روح کو بُری طرح متاثر کرتی ہے، یہاں تک کہ وہ نیک عمل ریا کاری کی وجہ سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں شرفِ قبولیت حاصل نہیں کر پاتا۔ آئیے! احادیثِ طیبہ کی روشنی میں ریا کاری کی تباہ کاریاں سنئے ہیں۔

”إِخْلَاص“ کے پانچ حروف کی نسبت سے ریا کی ہند مت پر 5 فرامینِ مصطفیٰ

1. تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ”جب کوئی قوم آخرت (کے اعمال) سے آراستہ ہو کر (حُصُولِ) دُنیا کے لئے حُسن و جمال کا پیکر بنے تو اس کا

ٹھکانا جہنم ہے۔" (جامع الاحادیث، الحدیث: ۱۱۶۹، ج ۱، ص ۱۸۳)

2. شہنشاہِ دو جہاں، مکّے مدینے کے سلطان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: "اِنَّ اللہَ حَرَّمَ النِّجْمَةَ عَلٰی کُلِّ مُرَاۃٍ" یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہر ریاکار پر جنتِ حرام کر دی ہے۔ (جَمْعُ الْجَوَامِعِ لِلْسُّیُوطِ ج ۲ ص ۲۴۲ حدیث ۵۳۲۹)

3. ایک مرتبہ اُمَیْدُ الْمُؤْمِنِیْنَ حضرت سَیِّدُنَا عُمَرُ فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے حضرت سَیِّدُنَا مُعَاذِ بنِ جَبَل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو روتے دیکھا تو پوچھا: کیوں رو رہے ہو؟ عَرَض کی: میرے رونے کا سبب وہ حدیثِ پاک ہے جو میں نے رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سنی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: "اِنَّ اَحَدَیْ الرِّیَآءِ شِرْکٌ" یعنی اُونی ریا بھی شرک ہے۔ (المستدرک، کتابِ معرفۃ الصحابہ، استخلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معاذ بن جبل علی مکہ، ۳۰۶/۴، حدیث: ۵۲۳۱)

4. سَیِّدُ الْمُبَلِّغِیْنَ، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: "جنت کی خوشبو پانچ سو برس کی مسافت سے سونگھی جاسکتی ہے، مگر آخرت کے عمل سے دُنیا طلب کرنے والا اسے نہ پاسکے گا۔" (کنز العمال، کتاب الاخلاق، قسم الاحوال، باب الریاء، الحدیث: ۷۴۸۹، ج ۳، ص ۱۹۰)

5. رسولِ اکرم، نُورِ مجسم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: "جو شہرت کے لئے عمل کریگا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے رُسوا کریگا، جو دکھاوے کے لئے عمل کریگا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے عذاب دے گا۔" (جامع الاحادیث، قسم الاحوال، الحدیث: ۷۴۰، ج ۷، ص ۴۴)

بنادے مجھ کو الہی خلوص کا پیکر      قریب آئے نہ میرے کبھی ریا یارب!  
اندھیری قبر کا دل سے نہیں نکلتا ڈر      کروں گا کیا جو تُو ناراض ہو گیا یارب!  
(وسائلِ بخشش، ص ۷۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے ریا کاری کیسی منحوس آفت ہے کہ اس کے سبب نیک اعمال قبول نہیں ہوتے، ریا کاری کرنے والا جنت سے محروم رہتا ہے، اسے بروز قیامت رُسوا کیا جائے گا، ریا کاری کے سبب نیک عمل اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں ایسا مردود ہوتا ہے کہ اس پر کوئی بھی اجر و ثواب نہیں ملتا بلکہ ریا کاری والا عمل اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی کا سبب ہے۔

چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1286 صفحات پر مشتمل کتاب ”احیاء العلوم“ جلد 3 صفحہ 890 پر حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرت سَیِّدنا امام محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی فرماتے ہیں کہ حضرت سَیِّدنا قنادہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: ”جب بندہ ریا کاری کرتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ فرشتوں سے فرماتا ہے: اِسے دیکھو یہ میرے ساتھ مذاق کر رہا ہے۔“ اسے آپ مثال سے یوں سمجھیں کہ کوئی خادم پورا دن بادشاہ کے دربار میں اُس کے سامنے رہتا ہے، جیسا کہ خادموں کی عادت ہوتی ہے، لیکن اس ٹھہرنے میں اس کا مقصد بادشاہ کی کسی لونڈی یا غلام کو دیکھنا ہے، تو یہ بادشاہ کے ساتھ مذاق ہے، کیونکہ اُس نے بادشاہ کا قُرب، اُس کی خِدْمَت کے لئے نہیں، بلکہ اُس کے غلام کے لئے اختیار کیا ہے، لہذا اس سے بڑھ کر (قَابِل) حقارت (بات) کیا ہوگی کہ بندہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت ایک ایسے کمزور و ناتواں بندے کو دیکھانے کے لئے کرے جو (ذاتی طور پر) اس کے کسی نفع و نقصان کا مالک نہ ہو۔

(احیاء العلوم ج 3، ص 890)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً ریا کاری کا مَرَض انتہائی مہلک ہے اور اس سے بچنا بے حد ضروری ہے، لہذا کسی بھی نیک عمل سے پہلے دل کے ارادے پر خوب غور کر لینا چاہیے، کہیں ایسا نہ ہو کہ ریا کاری کے سبب وہ عمل کسی کام نہ آئے۔ آئیے ”ریا کاری“ کی تعریف سنئے ہیں تاکہ اس کی اچھی

طرح پہچان حاصل ہو جائے اور اس سے بچنے میں بھی آسانی ملے۔ چنانچہ،  
**”ریا“ کی تعریف**

شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ 616 صفحات پر مشتمل کتاب ”نیکی کی دعوت“ کے صفحہ 66 پر تحریر فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے علاوہ کسی اور ارادے سے عبادت کرنا۔ ”گویا عبادت سے یہ غرض ہو کہ لوگ اُس کی عبادت پر آگاہ ہوں تاکہ وہ اُن لوگوں سے مال بٹورے یا لوگ اُس کی تعریف کریں یا اُسے نیک آدمی سمجھیں یا اُسے عزت وغیرہ دیں۔ (الذواجر ص ۷۶)

## ریا کاری کی مثالیں

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** واقعی بڑا نازک معاملہ ہے کہ ذرا سی نیت بہکتی ہے اور نیک عمل کرنے والا ریا کاری کے گڑھے میں جا گرتا ہے۔ آئیے! شیخ طریقت، امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مایہ ناز کتاب ”نیکی کی دعوت“ حصہ اول، صفحہ 73 سے ریا کاری سے متعلق چند مثالیں سماعت کرتے ہیں تاکہ پتہ چلے کہ ریا کاری ہمارے اعمال میں کس طرح چھپی ہوتی ہے۔ ہم بعض اوقات لفظوں میں اس کا بڑا تلاء ظہار کر رہے ہوتے ہیں لیکن نہ تو اس طرف ہمارا دھیان ہوتا ہے اور نہ ہی اس سے بچنے کا مدنی ذہن ہوتا ہے۔ لہذا ریا کاری کی ان مثالوں کو سُن کر اس سے بچنے کی کوشش کیجئے، مگر خیال رہے کہ ریا کاری ایک ایسا عمل ہے کہ جس کا سارا دار و مدار نیت پر ہے، لہذا جو مثالیں پیش کی جا رہی ہیں وہ اگرچہ ریا کاری ہی کی ہیں لیکن کئی جگہ نیت کے فرق سے احکام میں تبدیلی ہو سکتی ہے۔

**”ریا کار جہنم میں جائے گا“ کے انہیں محروف کی نسبت سے ریا کاری کی 19 مثالیں**

(1) فنِ قراءت اس لئے سیکھنا کہ لوگ ”قاری صاحب“ کہیں۔ (2) قاری صاحب کا اجتماعات میں

حاضرین کی مقدار کے مطابق تجوید کے قواعد کی رعایت اور آواز کے اُتار چڑھاؤ میں کمی بیشی کرنے سے مقصود حاضرین کی خوشنودی ہو۔ (3) اپنے لئے عاجزی کے الفاظ مثلاً فقیر، گنہگار، ناکارہ وغیرہ اس لئے بولنا یا لکھنا کہ لوگ مُنْکِسِمُ الزِہَاجِ سمجھیں اور عاجزی کی تعریف کریں۔ (4) لوگوں سے اس لئے پُرتپاک طریقے سے ملنا کہ مَلَسار اور بااخلاق کہلائے۔ (5) دُعا وغیرہ میں سب کے سامنے رونا آجائے تو اس لئے آنسو پونچھتے رہنا کہ لوگوں پر یہ تَأَثُّر قائم ہو کہ یہ ریا کاری سے بچنے کیلئے جلدی جلدی آنسو پونچھ لیتا ہے۔ (6) لوگوں کے دلوں میں جگہ بنانے کیلئے اس طرح کے جملے کہنا: مجھے گناہوں سے بڑا ڈر لگتا ہے، مجھے بُرے خاتمے کا خوف رہتا ہے، ہائے! اندھیری قبر میں کیا ہو گا! آہ! قیامت میں حساب کیسے دوں گا! وغیرہ (7) لوگوں پر اپنی دُنیا سے لا تَعَلُّقی اور پارسائی کی چھاپ ڈالنے کیلئے کہنا: میں تو مالداروں اور شخصیات سے ملنے سے بچتا ہوں۔ (8) کسی کی مُصِیبت کا سُن کر ہمدردانہ جملے کہنا کہ لوگ رَحْم دل کہیں۔ (9) ہاتھ میں اس لئے تَسْبِيح رکھنا، اور نمایاں کرنا، یا لوگوں کے سامنے اس لئے ہونٹ ہلا کر یا انہیں آواز پہنچے، اس طرح دُرود و آذکار پڑھنا کہ نیک سمجھا جائے۔ (10) جَلَوْتُ میں (یعنی لوگوں کے سامنے) کھاتے پیتے، اُٹھتے بیٹھتے وغیرہ وغیرہ مواقع پر سُنّتوں کا اچھی طرح خیال رکھنا جبکہ اکیلے میں سُنّتوں کا اہتمام نہ کرنا۔ (11) دعوت میں یا دوسروں کی موجودگی میں اس لئے کم کھانا کہ دیکھنے والے اسے مُتَّبِعِ سُنّت (یعنی سُنّت کی پیروی کرنے والا) اور قَلِيلُ الْغِنَاءِ (یعنی کم کھانے والا) تصور کریں۔ (12) کسی کو اپنے نیک کام بتا کر یہ کہنا کہ ”آپ کسی اور کو مت بتانا۔“ تاکہ سامنے والا مُتَأَثِّر ہو کہ بہت مُخلص شخص ہے کہ کسی پر اپنا نیک عمل ظاہر نہیں کرنا چاہتا۔ (13) رَمَضَانَ الْمُبَارَك کا اس لئے اِعْتِکَاف کرنا کہ مُفْت میں سحری اور افطاری کی ترکیب بن جائے۔ (14) اپنے دینی کارنامے اس لئے بیان کرنا کہ سُننے والے اسے دین کا بہت بڑا خادم تصور کریں اور اس کی عظمتوں کے مُعْتَرِف ہوں۔ (15) اپنی بِحِ سَبِيلِ اللہ امامت یا دینی تدریس کا اس لئے دوسروں سے تذکرہ کرنا کہ لوگ اس سے مُتَأَثِّر ہوں، قدر کی نگاہ سے دیکھیں۔

(16) خریداری کرتے وقت یا ہجرت پر کسی سے کوئی کام کرواتے وقت اپنے دینی مَثَب مثلاً دینی طالب علم یا حافظ قرآن یا امام مسجد یا مؤذن یا مبلغ وغیرہ ہونے کا اس لئے اظہار کرنا کہ وہ رعایت کر دے یا پھر پیسے ہی نہ لے۔ (17) کتاب یا رسالہ لکھتے وقت اس نیت سے عبرت انگیز روایات و خوب دلچسپ حکایات اور عمدہ عمدہ مدنی پھول شامل کرنا کہ پڑھنے والے داد و تحسین دینے پر مجبور ہو جائیں۔ (18) اپنے حج و عمرے کی تعداد، تلاوت قرآن کی یومیہ مقدار، رَجَبُ الْمُرجَّب و شَعْبَانُ الْمُعَظَّم کے مکمل اور دیگر نفلی روزوں، نوافل، رُود و شریف کی کثرت وغیرہ کا اس لئے اظہار کرنا کہ وہ وہاں ہو اور لوگوں کے دلوں میں احترام پیدا ہو۔ (19) دوسروں کی موجودگی میں اس لئے چُپ چاپ رہنا یا اشارے سے یا لکھ کر گفتگو کرنا کہ لوگ سنجیدہ، خاموش طبیعت اور زبَان کا قُطْلِ مدینہ لگانے والا تصوّر کریں۔ جبکہ گھر میں اور بے تکلف دوستوں میں خوب قہقہے لگاتا اور شیر بَر کی طرح دہاڑتا یعنی چیختا ہو۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

ریا کی تعریف اور مثالوں پر غور کیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ مثالوں کو ذہن میں رکھتے ہوئے ریا کاری کی تعریف پر ایک بار پھر نظر ڈال لیجئے۔ کہ ”اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے علاوہ کسی اور ارادے سے عبادت کرنا، ریا کاری کہلاتا ہے۔ گویا لوگوں پر اپنی عبادت گزاری کی دھاک بٹھانا، اپنی تعریف، واہ واہ اور عزت چاہنا یا اُس نیک کام سے سُوٹ پیس، یا رَقم کا لفافہ یا کھانا یا مٹھائی یا کسی قسم کے نذرانے کا حُصول مقصود ہونا یہ سب ریا کاری کی ہی صورتیں ہیں۔ نیز پیش کردہ مثالوں میں ”حُبِ جاہ“ یعنی ”شہرت و عِزت کی خواہش کرنا“ بھی مَوْجُود ہے۔ کیوں کہ ریا کاری کا ایک بہت بڑا سبب ”حُبِ جاہ“ بھی ہے۔ اس سے بھی بچنا اُڑ حد ضروری ہے اور یہ بھی یاد رکھیے! کہ ریا کاری کی یہ تمام مثالیں اس لیے بیان کی گئی

ہیں کہ ہم خود اپنے اعمال کا محاسبہ کر لیں۔ ان مثالوں کو بیان کرنے کا ہرگز یہ مقصد نہیں کہ ہم ان مثالوں کو بنیاد بنا کر کسی دوسرے کو ریاکار کہتے پھریں۔ کیونکہ ریاکاری کا تعلق دل سے ہے اور کسی کے دل کے حالات پر ہر کوئی مطلع نہیں ہو سکتا۔ لہذا ان مثالوں پر قیاس کرتے ہوئے کسی مسلمان پر بدگمانی نہ کی جائے، کیونکہ بدگمانی بذاتِ خود حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے اور اسی طرح کسی کے بارے میں تجسس یعنی گناہ کی تلاش کرنا، اس کی پردہ داری یعنی عیب کھولنا اور اس میں ریاکاری کی علامات تلاش کرنا تا کہ اس کو بدنام کیا جائے، یہ بھی حرام ہے۔ ان مثالوں کو عرض کرنے کا مقصد یہ ہے کہ ہم اپنی نیکیوں کو خود ٹیٹولیں اور غور کریں کہ کہیں ہمارے کسی عمل میں ریاچھپی ہوئی تو نہیں؟ کیوں کہ ریاچھوٹی کے چلنے کی آہٹ سے بھی زیادہ پوشیدہ طریقے سے عمل خیر میں داخل ہو جاتی ہے، اور اس عمل کو تہہ وبالا کر کے رکھ دیتی ہے اور اس میں مبتلا ہونے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ ”ریا“ میں جو لذت ہے وہ نہ عمدہ غذاؤں میں ہے نہ ہی مال و دولت کی کثرت میں، اس سے بچنا بہت بہت ضروری ہے کہ یہ ”لذت“ جہنم میں پہنچانے والی ہے، لہذا اگر اپنے کسی نیک عمل میں ریا کا شائبہ یعنی شک بھی پائیں تو توبہ کریں اور اپنے آپ کو ڈرائیں کہ فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: ”بے شک جہنم میں ایک وادی ہے جس سے جہنم روزانہ چار سو مرتبہ پناہ مانگتا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے یہ وادی اُمتِ محمدیہ عَلَیْہِا الصَّلٰوٰۃُ وَاُلسَّلَام کے اُن ریاکاروں کے لئے تیار کی ہے، جو قرآنِ پاک کے حافظ، غیثِ اللہ کے لئے صدقہ کرنے والے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے گھر کے حاجی اور راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں نکلنے والے ہوں گے۔“ اَلْاَمَانُ وَالْحَفِیْظ۔

(الْمُعْجَمُ الْکَبِیْرُ ج ۲ ص ۱۳۶ حدیث ۱۲۸۰۳)

بچا لے ریا سے بچا یا الہی      تُو اِخلاص کر دے عطا یا الہی  
**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

(نیک کی دعوت، حصہ اول، ص ۷۳ تا ۷۹، ملخصاً)

**عمل نہ چھوڑیئے، علاج کیجئے!**

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** ذرا غور کیجئے کہ ریا کاری کیسا خطرناک عمل ہے کہ دنیا میں ہونے والی تھوڑی سی واہ واہ، جھوٹی عزت اور دوسروں سے چند سیکڑوں کے حصول کے لئے اپنے اعمال کی تشہیر کرنا کل بروز قیامت جہنم کی اُس وادی میں ڈلواسکتا ہے جس سے خود جہنم بھی روزانہ چار سو بار پناہ مانگتا ہے۔ اس لیے بہتری اسی میں ہے کہ اعمال کرتے ہوئے دوسروں کی رضا پر نظر رکھنے کی بجائے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا پر ہی نظر رکھی جائے اور اگر کوئی شخص شیطان کی باتوں اور نَفْسِ اَمَّارَہ کی چالوں میں آکر ریا کاری میں مبتلا ہو جائے اور یہ سمجھ بیٹھے کہ ریا سے بچنا تو بہت مشکل ہے، میں کس طرح نَفْسِ اَمَّارَہ کی چال کو ناکام بناؤں؟ میں کس طرح شیطان کے مضبوط جال کو توڑ کر باہر آؤں؟ اور پھر بعض اوقات ایسے افراد اس خیال کو اپنے ذہن میں بٹھالیتے ہیں کہ جب ہم ریا کاری کے بغیر نیک اعمال نہیں کر سکتے تو ایسے اعمال کرنے کا کیا فائدہ؟ یوں آہستہ آہستہ نیک اعمال سے دُور ہوتے جاتے ہیں اور خُوش بختی اور سَعَادَتِ مَنَدی سے مُنہ موڑ لیتے ہیں۔ تو ایسے اسلامی بھائیوں کی خدمت میں مَدَنی اِلْتِجاء ہے کہ اگر اپنا مُجَاسَبَہ کرتے ہوئے ریا کاری ظاہر ہو تو اُس کا علاج کریں، کیونکہ کسی بھی مَرَض کو لا علاج سمجھ کر اس سے بے پرواہی برتنا، عقلمندی کا تقاضا نہیں بلکہ جو مَرَض جس شِدَّت سے بڑھے، اس کے علاج میں بھی اُمتناہی اِہتمام کیا جاتا ہے۔ چونکہ ریا کاری بھی ایک باطنی بیماری ہے، لہذا اس کا علاج کرنا ہی مُناسِب ہے نہ کہ اس کو لا علاج سمجھ کے چھوڑ دیا جائے، کیونکہ اگر مکھی، ناک پر بیٹھ جائے تو مکھی کو اڑایا جاتا



ہے، ناک نہیں کاٹی جاتی۔ اس لئے ریا کاری کے ڈر سے نیک اعمال کو ترک نہ کیا جائے بلکہ ریا کاری سے پیچھا چھڑانے کی کوشش کی جائے۔ چنانچہ،

## ریا کاری کا حکم

مفسرِ شہیر حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ اَنْحَثَّانِ ریا کاری کا حکم بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: خیال رہے کہ ریا سے عبادت ناجائز نہیں ہو جاتی (یعنی ایسا نہیں کہ ریا کاری سے نماز پڑھی تو اُسے ترک نماز سمجھا جائے) بلکہ نامقبول ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے، اگر ریا کار آخر میں ریا سے (سچی) توبہ کرے تو اس پر ریا کی عبادت کی قضا واجب نہیں، بلکہ اُس توبہ کی برکت سے گزشتہ نامقبول ریا کی عبادت بھی قبول ہو جائیں گی۔ مطلقاً ریا سے خالی ہونا بہت مشکل ہے، کوئی شخص ریا کے اندیشے سے عبادت نہ چھوڑے، بلکہ ریا سے بچنے کی دعا کرے۔ (مرآۃ المناجیح ج ۷ ص ۱۷۷)

## ریا کاری کی علامات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس طرح ہر مَرَض کی کچھ علامتیں ہوتی ہیں، جن سے اُس مرض کی تشخیص (پہچان) ہوتی ہے، اسی طرح مرضِ ریا کی بھی کچھ علامتیں ہیں۔ آئیے! اس کی چند علامات سنئے ہیں تاکہ اس مرض کی اچھی طرح تشخیص ہو جائے تو اس کا علاج کرنے میں آسانی رہے۔ چنانچہ امیرِ المؤمنین، مولائے کائنات، حضرت علیُّ المرتضیٰ، شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہُہُ الْکَرِیْم نے ارشاد فرمایا: ریا کار کی تین علامتیں ہیں: (1) تنہائی میں ہو تو عمل میں سُستی کرے اور لوگوں کے سامنے ہو تو چُستی دکھائے (2) تعریف کی جائے تو عمل میں اضافہ کر دے اور (3) مذمت کی جائے تو عمل میں کمی کر دے۔ (الذَّوْاجِرُ عَنْ افْتِرَافِ الْکِبَائِدِ ج ۱ ص ۸۶) (نیکی کی دعوت ص 80)

اب ہمیں دیانت داری کے ساتھ اپنی حالت پر غور کرنا چاہیے کہ عبادت کے معاملے میں کہیں

ہم تنہائی میں سستی اور لوگوں کے سامنے چُستی کا مظاہرہ تو نہیں کرتے؟ کہیں ہم نیکی کرنے کے بعد اس کا لوگوں پر بلا ضرورت اظہار تو نہیں کر دیا کرتے؟ پھر اگر کوئی اس پر ہماری تعریف کر دے تو ”پھول کر“ عمل میں اضافہ تو نہیں کر دیتے؟ اور تعریف نہ ہونے کی صورت میں کہیں غمگین تو نہیں ہو جاتے اور اس عمل میں کمی تو نہیں آ جاتی؟ کہیں ایسا تو نہیں کہ ہمیں لوگوں کے سامنے نیکی کرنے میں بڑی لذت ملتی ہو، مگر تنہائی میں عزا بالکل نہ آتا ہو؟ کہیں ہم اپنے بارے میں سیاہ کار، گنہگار، مجرم، فقیر، حقیر اور عاجز و مسکین جیسے الفاظ لوگوں کے سامنے کہہ کر انہیں متاثر کرنے کی کوشش تو نہیں کرتے؟ ہم کہیں مذہبی حلیے سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنے سے متاثر ہونے والے دُکانداروں سے اس لئے سودا نہیں لیتے کہ وہ ہمیں مُفت یا سستے داموں میں دے؟ اگر ان سوالات کے جوابات، ہاں میں آئیں تو فوراً سے پیشتر توبہ کر لیجئے اور حُصولِ اخلاص کی کوششوں میں لگ جائیئے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ توبہ سے پہلے موت آجائے اور ریا کاری کے سبب دوزخ میں ڈال دیا جائے۔ (نیکی کی دعوت ص 82)

عطا کر دے اخلاص کی مجھ کو نعمت نہ نزدیک آئے ریا یا الہی  
مری زندگی بس تری بندگی میں ہی اے کاش گزرے سدا یا الہی  
(وسائلِ بخشش)

## مرضِ ریا کا علاج کیجئے

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** اگر ہم اپنے دل میں مرضِ ریا کی علامات محسوس کریں تو بعدِ توبہ، علاج میں دیر نہیں کرنی چاہئے۔ جب ہم اپنے باطن کو پاکیزہ کرنے کی کوشش کریں گے تو ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمارا ظاہر بھی ستھرا ہو جائے گا۔ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: ”جو اپنے باطن کی اصلاح کرے گا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کے ظاہر کی (بھی) اصلاح فرما دے گا۔“

(الجامع الصغیر للسُّیوطی ص ۵۰۸ حدیث ۸۳۳۹) (نیکی کی دعوت ص 83)

آئیے! ریا کاری کی تباہ کاریوں سے پیچھا چھڑانے کیلئے اس کے چند علاج سنتے ہیں۔

## ﴿1﴾ دُعا کے ذریعے مدد طلب کیجئے!

ریا کاری کا سب سے پہلا علاج یہ ہے کہ خدائے غفار عَزَّوَجَلَّ کے دربارِ کرم باریں یوں دُعا کیجئے: یاربِّ مُصْطَفٰی (عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم)! مجھے ریا کاری کی بیماری سے شفا عطا فرما، میری خالی جھولیِ اخلاص کی لازوال دولت سے بھر دے۔ میرا سنا اُس دشمن (یعنی شیطان) سے ہے جو مجھے دیکھتا ہے مگر خود دکھائی نہیں دیتا، لیکن تو اُس کو ملاحظہ فرما رہا ہے، اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے اس دشمن کے مکر و فریب سے بچالے، اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں اس بات سے تیری پناہ چاہتا ہوں کہ لوگوں کی نظر میں تو میرا حال بہت اچھا ہو، وہ مجھے نیک اور پرہیزگار سمجھتے رہیں مگر تیرے دربار میں سزا کا حقدار ٹھہروں۔

(نیکی کی دعوت ص 84)

حُبِّ دُنیا سے تُو بچا یاربِّ عاشقِ مُصْطَفٰی بنا یاربِّ  
حِرْصِ دُنیا نکال دے دل سے بس رہوں طالبِ رِضا یاربِّ

(وسائلِ بخشش، ص ۷۹، ۸۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## ﴿2﴾ ریا کاری کے نقصانات پیش نظر رکھیے!

ریا کاری کا دوسرا علاج یہ ہے کہ ہم اس کی آفتوں کو پیش نظر رکھیں، کیونکہ آدمی کا دل کسی چیز کو اُس وقت تک ہی پسند کرتا ہے جب تک وہ اُسے نفع بخش اور لذیذ نظر آتی ہے، مگر جب اُسے اُس شے کے نقصان دہ ہونے کا پتہ چلتا ہے تو وہ اُس سے بچتا ہے، مثلاً ایک اسلامی بھائی شہد کو اس کی لذت اور

مٹھاس کی وجہ سے بہت پسند کرتا ہے، لیکن اگر اُسے یہ بتا دیا جائے کہ یہ شہد جسے تم پینے جا رہے ہو، اُس میں زہر ملا ہوا ہے، تو وہ اُس میں موجود مٹھاس کو نہیں زہر کو دیکھے گا اور اسے ہر گز ہر گز نہیں پیئے گا۔ اسی طرح لوگوں پر اپنائیک عمل ظاہر کرنے اور ان کی طرف سے واہ واہ ہونے میں یقیناً نفس کو بڑی لذت ملتی ہے، لیکن اگر ہم اِس لذت کے بجائے ریا کاری کے نقصانات ذہن میں رکھیں، تو اس سے بچنا ہمارے لئے قدرے آسان ہو جائے گا۔ (نیکی کی دعوت ص 84 لکھنا)

### ﴿3﴾ ریا کے اسباب کا خاتمہ کیجئے

مرضِ ریا کا تیسرا علاج، اس مرض کے اسباب کا خاتمہ ہے۔ کیونکہ ہر بیماری کا کوئی نہ کوئی سبب ہوتا ہے، اگر سبب مٹا دیا جائے تو بیماری بھی رخصت ہو جاتی ہے۔ اسی طرح ریا کاری کے بھی بنیادی طور پر تین اسباب ہیں، اگر ان تینوں سے جان چھڑا لی جائے تو اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ریا کاری سے بچنا بے حد آسان ہو جائے گا۔ وہ تین اسباب یہ ہیں: (۱) حُبِ جاہ یعنی شہرت کی خواہش (۲) مذمت کا خوف اور (۳) مال و دولت کی حرص۔ (نیکی کی دعوت ص 86)

پیچھا مرا دُنیا کی محبت سے چھڑا دے یا رَبِّ مجھے دیوانہ مدینے کا بنا دے  
(وسائلِ بخشش، ص ۱۱۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

### ﴿4﴾ اپنے اعمال میں اخلاص پیدا کیجئے

ریا کاری کا چوتھا علاج، اخلاص ہے۔ چنانچہ سرکارِ والا تبار، بے کسوں کے مددگار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: اے لوگو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے اخلاص کے ساتھ عمل کرو، کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ وہی اعمال قبول فرماتا ہے، جو اُس کے لئے اخلاص کے ساتھ کئے جاتے ہیں اور یہ مت کہا کرو کہ میں نے یہ کام اللہ عَزَّوَجَلَّ اور رشتہ داری کی وجہ سے کیا ہے۔“

(سُنَنِ دارِ قُطْنِی ج ۱ ص ۷۳، حدیث ۱۳۰) (نیکی کی دعوت ص 89)

## مُحْلِص کسے کہتے ہیں؟

کسی بزرگ سے پوچھا گیا کہ مُحْلِص کون ہے؟ تو انہوں نے ارشاد فرمایا: مُحْلِص وہ ہے جو اپنی نیکیاں اس طرح چھپائے جس طرح اپنی بُرائیاں چھپاتا ہے۔ ایک اور بزرگ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ سے عَرْض کی گئی: اخلاص کی انتہا کیا ہے؟ تو انہوں نے ارشاد فرمایا: وہ یہ کہ تم لوگوں سے تعریف کی خواہش نہ کرو۔

(الزواج، الكبيرة الثانية الشراك الاصغر... الخ، خاتمة فی الاخلاص، ج ۱، ص ۹۰) (نیکی کی دعوت ص 91)

کیساں ہو مدح و ذم مجھ پہ کر دو کرم نہ خوشی ہو نہ غم تاجدارِ حرم

(وسائلِ بخشش)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## ﴿5﴾ نیت کی حفاظت کیجئے

ریاکاری کا پانچواں علاج یہ ہے کہ نیت کی حفاظت کیجئے۔ سرورِ دو عالم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ”اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے اور ہر شخص کے لئے وہی ہے جس کی وہ نیت کرے۔“ (بخاری، کتاب الایمان، باب ماجاء ان الاعمال... الخ، الحدیث: ۵۴، ص ۷) اس لئے عمل شروع کرنے سے پہلے یہ سوچنا چاہیے کہ میں جو عمل کرنے جا رہا ہوں، اس کا مقصد کیا ہے؟ اگر دکھاوے کی بُرائی پائیں تو فوراً اپنی نیت کی اصلاح فرمائیں اور یہ ذمہ بنائیں کہ صرف وہی عمل مقبول ہوگا، جو رضائے الہی کیلئے کیا جائے گا، اگر میں نے لوگوں کو دکھانے یا سنانے کی خاطر کوئی نیکی کی تو قبول ہونا تو ایک طرف رہا، جہنم کے عذاب کا حقدار ہو جاؤں گا! شیطان اگرچہ لاکھ رُکاوٹ ڈالے مگر ریا اور دکھاوے کی نیت سے بچنا اور اچھی نیت کرنی ہی ہوگی۔

(نیکی کی دعوت ص 92)

## صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

### ﴿6﴾ دورانِ عبادتِ شیطانی وِشوسوں سے بچئے

مرضِ ریا کا چھٹا علاج یہ ہے کہ عبادت کے دوران بھی شیطانی وِشوسوں سے بچنے کی کوشش کریں کیونکہ شیطان مسلسل ہمارے دل میں وِشوسے ڈالنے کی کوشش میں لگا رہتا ہے، لہذا جس طرح نیک عمل سے پہلے دل میں اخلاص ہونا ضروری ہے، اسی طرح ہر نیکی و عبادت کے دوران اسے قائم رکھنا بھی ضروری ہے۔ عبادت کے دوران شیطانی وِشوسوں سے جھڑکارے کے لئے تین چیزیں ضروری ہیں:

(۱) اُس وِشوسے کو پہچانا (۲) اُسے ناپسند کرنا اور (۳) اُسے قبول کرنے سے انکار کرنا۔ مثلاً کسی نے اچھی اچھی نیتیں کر کے نماز تہجد شروع کی، اب دورانِ نماز شیطان نے دل میں ریا کاری کا وِشوسہ ڈالا کہ جب لوگوں کو میری تہجد گزاری کا پتا چلے گا تو وہ مجھ سے بہت متاثر ہوں گے، اب اس وِشوسے کو فوری طور پر پہچانا کہ یہ شیطان کی طرف سے ہے، اُس نمازی کے لئے بہت ضروری ہے۔ پھر اسے ناپسند بھی جانے کہ خالقِ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے کیے جانے والے عمل سے مخلوق کو متاثر کرنے کی کوشش کرنا غَضَبِ الہی کو دعوت دینے کے مترادف ہے، پھر اُس وِشوسے سے اپنی توجہ ہٹالے۔ اگرچہ یہ کام بہت مشکل سہی مگر ناممکن نہیں، آغاز میں یہ کام بے حد مشکل محسوس ہوتا ہے، لیکن جب تکلف کر کے ایک عرصے تک اس پر صبر کرے تو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور حُسنِ توفیق سے یہ کام آسان ہو جاتا ہے، ہمارا کام کوشش کرنا ہے، کامیابی دینے والی ذاتِ رَبِّ کائناتِ عَزَّوَجَلَّ کی ہے۔ (نیکی کی دعوت ص 94)

### ﴿7﴾ نیکیاں چھپائیے!

مرضِ ریا کا ساتواں علاج ”نیکیاں چھپانا“ ہے۔ اے کاش! ہم اپنی نیکیوں کو بھی اسی طرح چھپائیں جس طرح اپنے گناہوں کو چھپاتے ہیں اور بس اسی کو کافی سمجھیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری نیکیاں جانتا ہے۔

بالخصوص پوشیدہ نیکی کرنے کے بعد نفس کی خوب نگرانی کریں کیونکہ ہو سکتا ہے کہ نفس میں اس عبادت کو ظاہر کرنے کی حرص جوش مارے اور یوں کہے کہ اگر تیرے اس عظیم عمل پر لوگوں کو اطلاع ہو جائے تو وہ بھی عبادات میں مشغول ہو جائیں۔ تو اپنے عمل کو چھپانے پر کیسے راضی ہو گیا؟ اس طرح تو لوگوں کو تیرے مقام و مرتبے کا علم نہیں ہو گا، چنانچہ وہ تیری قدر و منزلت کا انکار کریں گے اور تیری پیروی سے محروم رہ جائیں گے، ایسے میں تو لوگوں کا مقتدا (یعنی پیشوا اور ہمنما) کیسے بن سکے گا؟ نیکی کی دعوت کیسے عام ہوگی؟ وغیرہ۔ ایسی صورت میں اللہ تعالیٰ سے ثابت قدمی کی دعا کرنی چاہیے اور اپنے بڑے عمل کے مقابلے میں آخرت کی بہت بڑی ملکیت یعنی جنت کی نعمتوں کو یاد کیجئے، جو ہمیشہ رہنے والی ہیں۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کی عبادت کے ذریعے اس کے بندوں سے آخر کا طالب ہوتا ہے، اس پر اللہ تعالیٰ کا غضب نازل ہوتا ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ دوسروں کے سامنے عمل کو ظاہر کرنے کی صورت میں وہ لوگوں کے نزدیک تو محبوب ہو جائے، لیکن اللہ تعالیٰ کے نزدیک اُس کا مقام گر جائے! پھر نفس کو اس طرح بھی سمجھائے کہ میں کس طرح اس عمل کو لوگوں کی تعریف کے بدلے بیچ دوں، وہ تو خود عاجز ہیں، نہ تو وہ مجھے رِزق دے سکتے ہیں اور نہ ہی موت و حیات کے مالک ہیں۔ (نیکی کی دعوت ص 96) جب اس طرح کی مدنی سوچ اپنائیں گے تو ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ اس مرض سے چھٹکارا پانے میں آسان ہوگی۔

نیکیاں چھپ کر کریں ایسی ہدایت دے خدا ہم کو پوشیدہ عبادت کی تُو لذت دے خدا

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

**﴿8﴾ اُوراد و وظائف کا مَثْمُول بنالیجئے!**

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ریا کاری سے بچنے کے لئے بیان کردہ مُعالجات کے ساتھ ساتھ

ریا کاری سے بچنے کے روحانی علاج بھی سماعت فرمائیجئے اور حسبِ توفیق اول آخر ایک بار دُرود شریف کے ساتھ پڑھنے کا معمول بنائیجئے۔

1 روزانہ یہ دُعا تین بار پڑھ لیجئے، اللہ عَزَّوَجَلَّ چھوٹی بڑی ہر طرح کی ریا (سے) دُور رکھے گا۔ دُعا یہ ہے: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اُشْرِكَ بِكَ وَاَنَا اَعْلَمُ وَاَسْتَغْفِرُكَ لِیَا لَا اَعْلَمُ (اے اللہ عَزَّوَجَلَّ، میں جان بوجھ کر تیرا شرک ٹھہرانے سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور لاعلمی میں ایسا عمل کرنے پر تجھ سے مغفرت کا سوال کرتا ہوں)۔

2 جب بھی دل میں ریا کاری کا خیال آئے تو ”اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ“ ایک بار پڑھنے کے بعد اُلٹے کندھے کی طرف تین بار تھو تھو کر دیجئے۔

3 سُورۃُ الْاِخْلَاصِ گیارہ بار صُبح (یعنی آدھی رات ڈھلے سے سورج کی پہلی کرن چمکنے کے درمیان) پڑھنے والے پر اگر شیطان مع لشکر کے کوشش کرے کہ اس سے گناہ کرائے تو نہ کراسکے، جب تک کہ یہ (پڑھنے والا) خود نہ کرے۔ (الوظیفۃ لکرمیمہ ص ۲۱)

4 هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ۝ (پ ۷۷ الحدید ۳) کہنے سے نوراً و سوسہ دُور ہو جاتا ہے۔ (مُلَخَّص از فتاویٰ رضویہ مجلہ ۷ ج ۷۰ ص ۷۷) (نیکی کی دعوت ص 105)

کاش لب پر مرے رہے جاری ذکر آٹھوں پہر ترا یارب  
(وسائلِ بخشش، ص ۷۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

علاج کے باوجود افاقہ نہ ہو تو؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر بھرپور علاج کے بعد بھی افاقہ نہ ہو تو گھبرائیے نہیں بلکہ علاج



جاری رکھئے کہ ”دل کو بھی آرام ہو ہی جائے گا۔“ کیونکہ اگر ہم نے علاج ترک کر دیا تو گویا خود کو مکمل طور پر شیطان کے حوالے کر دیا کہ اس طرح تو وہ ہمیں کہیں کا نہ چھوڑے گا۔ لہذا ہمیں چاہئے کہ ریا کاری سے جان چھڑانے کی کوشش جاری رکھیں۔ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ مِنْہَاجِ الْعَابِدِیْنَ میں حُجَّةُ الْاِسْلَام حضرت سیدنا امام ابو حامد محمد بن محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْوَالِی کے فرمان کا خلاصہ ہے: اگر آپ یہ محسوس کریں کہ شیطان، اللہ عَزَّوَجَلَّ سے پناہ مانگنے کے باوجود پیچھا نہیں چھوڑ رہا اور غالب آنے کی کوشش میں ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کو آپ کے مجاہدے، قُوت اور صبر کا امتحان مَطْلُوب ہے، یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ آزما رہا ہے کہ آپ شیطان سے مقابلہ اور محارَبہ (یعنی جنگ) کرتے ہیں یا اُس سے مَغْلُوب (یعنی ہار) جاتے ہیں۔

(مِنْہَاجِ الْعَابِدِیْنَ (عربی) ص ۴۶) (نبی کی دعوت ص 106)

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں ریا کاری کے مَرَض سے شفا عطا فرمائے اور ہمارے سینوں کو اخلاص کے نُور سے مُتَوَر کر دے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

بیان کا خلاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ تعالیٰ ہمیں ریا کاری کی تباہ کاری سے بچائے، ریا کار کی کس قدر رسوائی ہو گی جب اُسے بروز قیامت بدکار، دھوکے باز، کافر، خسارہ پانے والا کہہ کر، اُس کا عمل رد کر دیا جائے گا اور اُس کا اجر و ثواب برباد ہو جائے گا۔ اَلْاَمَانُ وَالْحَفِیْظ

ریا کار کو اُس کے عمل کا دنیا میں بدلہ دے دیا جائے گا اور آخرت میں اُس کا عمل باطل ہو گا کیونکہ اُس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کو راضی کرنے کے لئے نیک عمل نہیں کیا تھا بلکہ دکھاوے کے لئے کیا تھا۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ ادنیٰ ریا بھی شرک ہے، ریاکار جہنم کا حقدار ہے، ریاکار پر جنت حرام ہے، ریاکاری کرنے والے کو اللہ ربُّ العزت کے ساتھ مذاق کرنے والے کہا گیا، توبہ توبہ ریاکاری انتہائی خطرناک باطنی بیماری ہے۔

یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! تجھے تیرے محبوب کا صدقہ ہمیں تمام ظاہری اور باطنی بیماریوں سے شفا عطا فرما، ریاکاری کی تباہ کاری سے بھی بچا، ہمیں اپنا مخلص بندہ بنا۔ اَمِیْن بِحَاجَةِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

ریکاری کے علاج اور مزید معلومات کے ساتھ ساتھ دیگر باطنی مہلکات کے بارے میں جاننے کیلئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتب ”ریکاری“ ”باطنی بیماریوں کی معلومات“ اور ”احیاء العلوم جلد 3“ کا مطالعہ کیجئے، اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بے حد مفید ثابت ہو گا اور اگر آپ نے فیضانِ سنت جلد دُوم کا باب ”نیکی کی دعوت“ صفحہ نمبر 63 سے صفحہ نمبر 106 تک کا مطالعہ کر لیا، تو اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو ریاکاری کی تعریف معلوم ہو گی، ریاکاری کی 80 مثالیں پتا چلیں گی جو آپ کو ریاکاری سے بچنے میں مددگار ہوں گی، الحمد للہ عَزَّوَجَلَّ شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ نے فیضانِ سنت جلد دُوم کے باب نیکی کی دعوت میں نماز کے متعلق ریاکاری کی 11 مثالیں، مبلغین کی ریاکاری کی 18 مثالیں، نعت شریف پڑھنے، سننے والوں کے لئے ریاکاری کی 16 مثالیں، راہِ خدا میں خرچ کرنے والوں کے لئے ریاکاری کی 3 مثالیں اور پھر متفرق 32 مثالیں بھی بیان کی ہیں۔ امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ نے اس کتاب میں ریاکار کی علامات بھی لکھی ہیں اور ریاکاری کے 10 علاج بھی بیان فرمائے ہیں، اس کتاب کو مکتبۃ المدینہ سے ہدیۃ طلب کیجئے، اس کتاب کو دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ [www.dawateislami.net](http://www.dawateislami.net) سے پڑھا (Read) جاسکتا ہے،

ڈاؤن لوڈ (Down Load) کیا جاسکتا ہے اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

## مجلس مدنی مذاکرہ کا تعارف!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! علم ایک لازوال دولت ہے اور ہمارے دین اسلام میں تو علم دین حاصل کرنے کے بے شمار فضائل بیان کیے گئے ہیں۔ شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رَضَوِی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ”علم بے شمار خزانوں کا مجموعہ ہے، جن کے حصول کا ذریعہ سوال ہے۔“ کے قول کو عملی جامہ پہناتے ہوئے سوال و جواب کا ایک سلسلہ شروع کیا، جسے تنظیمی اصطلاح میں ”مدنی مذاکرہ“ کہا جاتا ہے۔ کثیر اسلامی بھائی، مدنی مذاکروں میں عقائد و اعمال، فضائل و مناقب، شریعت و طریقت، تاریخ و سیرت، سائنس و طب، اخلاقیات و اسلامی معلومات، معاشی و معاشرتی و تنظیمی معاملات اور دیگر بہت سے موضوعات کے متعلق مختلف قسم کے سوالات کرتے ہیں اور شیخ طریقت، امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ انہیں حکمت آموز و عشق رسول میں ڈوبے ہوئے جوابات سے نوازتے ہیں۔ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ان عطا کردہ دلچسپ اور علم و حکمت سے لبریز مدنی پھولوں کی خوشبوؤں سے دُنیا بھر کے مسلمانوں کو مہرکانے کے مقدس جذبے کے تحت ”مجلس مدنی مذاکرہ“ ان مدنی مذاکروں کو تحریری اور آڈیو، ویڈیو سی ڈیز کی صورت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّ وَجَلَّ اب تک مجلس مدنی مذاکرہ 319 آڈیو کیسٹیں اور ویڈیو سی ڈیز اور 5 تحریری مدنی مذاکرے، مکتبۃ المدینہ سے رسائل کی صورت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر چکی ہے، اور مزید کے لئے کوششیں جاری ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّ وَجَلَّ مدنی مذاکروں کے مدنی پھول پڑھنے و سننے سے عقائد و اعمال اور ظاہر و باطن کی اصلاح، محبت الہی و عشق رسول کی لازوال دولت کے ساتھ ساتھ نہ صرف شرعی، طبّی، تاریخی اور تنظیمی معلومات کا جواب خزانہ ہاتھ آتا ہے بلکہ مزید حصولِ علم دین کا جذبہ بھی بیدار ہوتا ہے۔

مدنی کاموں میں حصہ لیجئے:

آپ سے بھی مدنی التجا ہے کہ نہ صرف خود بلکہ دوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی شرکت کی دعوت دیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ مدنی مذاکروں میں شرکت ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ہفتہ وار ایک مدنی کام بھی ہے۔ یاد رکھئے! وعظ و نصیحت کے لیے اجتماعات مُتَعَقِد کر کے اُن میں لوگوں کی اصلاح کی نیت سے علم و حکمت بھرے مدنی پھول لٹانا یہ بُزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللہُ الْمُبِیْن کا طریقہ رہا ہے۔

منقول ہے شیخ المشائخ حضرت سَیِّدنا اَبُو مَدَّیْن شُعَیْب مَغَرِبی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ بَلَد مرتبہ کے مالک اور ابدال میں سے تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ اُنْدُلُس کی جامع مسجد خضر میں نماز فجر کے بعد بیان فرمایا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ چند راہب بھی امتحاناً مسلمانوں کے لباس پہن کر مسجد میں لوگوں کے ساتھ آکر بیٹھ گئے۔ جب آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ بیان شروع کرنے لگے تو تھوڑی دیر کے لئے خاموش ہو گئے، پھر ایک درزی حاضر ہوا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے اِسْتَفْسار فرمایا: اتنی دیر کیوں لگا دی؟ اس نے عرض کی، حُضُور! آپ کے حکم پر رات کو ٹوپیاں بناتے ہوئے دیر ہو گئی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے اس سے ٹوپیاں لیں اور کھڑے ہو کر سب راہبوں کو پہنا دیں۔ لوگوں کو اس سے بڑا تعجب ہوا، لیکن معاملہ ابھی تک واضح نہ ہوا تھا۔ پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے بیان شروع کر دیا، جس میں یہ جملہ بھی فرمایا: اے فقراء! جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے توفیق کی ہوائیں، سَعَادَت مند دلوں پر چلتی ہیں تو وہ ہر روشنی کو بُجھا دیتی ہیں۔ پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے سانس لیا، جس سے مسجد کی تقریباً تیس (30) قندیلیں بجھ گئیں۔ پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے اپنا سر اٹھا کر فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی معبود نہیں، اے فقراء! جب عنایت کے انوار، مُردہ دلوں پر روشنی کرتے ہیں تو وہ راحت و سکون سے زندگی بسر کرتے ہیں اور ہر ظلمت ان کے لئے روشن ہو جاتی ہے۔ پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے سانس لیا تو تمام قندیلوں کی روشنی لوٹ آئی۔ پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے آیتِ سجدہ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے جب سجدہ کیا اور لوگوں نے بھی سجدہ کیا تو راہب بھی رُسوائی کے خوف سے لوگوں کے ساتھ سجدہ میں گر گئے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے سجدے میں یوں دعا کی: "یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! تُو اپنی مخلوق کی تدبیر اور اپنے

بندوں کی مصلحت بہتر جانتا ہے، یہ راہب مسلمانوں کے لباس میں مسلمانوں کے ساتھ تیری بارگاہ میں سجدہ کئے ہوئے ہیں، میں نے ان کے ظاہر کو تبدیل کر دیا، ان کے باطن کو تبدیل کرنے پر تیرے سوا کوئی قادر نہیں، میں نے انہیں تیرے دستِ خوانِ کرم پر بٹھادیا ہے، تو ان کو کفر کی تاریکی سے نکال کر نورِ ایمان میں داخل فرمادے۔ راہبوں نے ابھی سر سجدے سے نہ اٹھائے تھے کہ ان سے کفر و شرک کی ناپاکی دُور ہو گئی اور وہ اسلام میں داخل ہو گئے اور آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کے دَسْتِ اَثَدَس پر توبہ کر لی۔

(حکایتیں اور نصیحتیں، ص ۳۱۳، ج ۱)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! اَوَّلِیَّاءُ اللّٰہ کے بیان اور ان کی صحبت میں**  
کیسی تاثیر ہوتی ہے؟ کہ اگر کوئی غیر مُسلم بھی ان کی مجلس میں آکر بیٹھ جائے، تو ان کی صحبت کی برکت سے اُن کے بیان کردہ مدنی پھول تاثیر کا تیر بن کر اس کے دل میں پیوست ہو جاتے ہیں اور وہ دولتِ ایمان سے مالا مال ہو کر ہی وہاں سے رُخصت ہوتا ہے۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے یہ نیک بندے ہمیشہ وعظ و نصیحت کے ذریعے لوگوں کو اسلام کی دعوت دیتے رہتے ہیں۔ منقول ہے کہ ہمارے پیرانِ پیر، پیرِ دشتگیر حضرت سَیِّدنا شیخِ مَحْمُود الدِّین سَیِّد عبد القادر جیلانی قُدِّسَ سَمَاءُ التَّوَرٰنِی نے 521ھ سے 561ھ تک چالیس سال مخلوق کو وعظ و نصیحت فرمائی۔ (بہجۃ الاسرار، ص ۱۸۴) اور آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ خُود ارشاد فرماتے ہیں: میرے ہاتھ پر پانچ سو سے زائد غیر مُسلموں نے اسلام قبول کیا اور ایک لاکھ سے زیادہ ڈاکو، چور، فُساق و فُجّار، فسادِی اور بدعتی لوگوں نے توبہ کی۔ (بہجۃ الاسرار، ص ۱۸۴) سَیِّدنا شیخ عبد القادر جیلانی قُدِّسَ سَمَاءُ التَّوَرٰنِی کے فیضانِ کرم سے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رَضَوِی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بھی مدنی مذاکروں کے ذریعے وعظ و نصیحت کے مدنی پھول لٹاتے رہتے

ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدنی مذاکرے نہ صرف اہم معلومات حاصل کرنے کا ذریعہ ہیں بلکہ ان کی برکت سے بہت سے لوگوں کی اصلاح بھی ہوتی ہے یہاں تک کہ بہت سے کفار کی اسلام آوری کی بھی خبریں ہیں اور کئی بد عقیدہ لوگ اپنے بُرے عقائد سے توبہ کر کے سُنَّی صَحیحُ الْعَقِیدَہ مُسلمان بن جاتے ہیں۔ آئیے! اس ضمن میں ایک مدنی بہار سنئے اور خوشی سے جھومیے۔

## بد عقیدہ لوگوں سے نجات مل گئی

باب الاسلام (سندھ، پاکستان) کے شہر شہدادپور میں مقیم اسلامی بھائی کے تحریری بیان کا خلاصہ ہے کہ دعوتِ اسلامی کے پاکیزہ مدنی ماحول سے وابستگی سے قبل عقائد کے متعلق معلومات نہ ہونے کے باعث میری زندگی کا ابتدائی حصہ بد عقیدہ لوگوں کی صحبت میں گزرا تھا، جس کے سبب میرے عقائد بھی بگڑے ہوئے تھے اور میں عقائدِ اہلسنت کے بارے میں شکوک و شبہات کا شکار تھا۔ خوش قسمتی سے مجھے دعوتِ اسلامی کا پیارا پیارا مدنی ماحول میسر آگیا، ورنہ نجانے میرا آخرت میں کیا بنتا، ایک دن مسجد جانا ہوا، وہاں دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مدنی ماحول سے وابستہ ایک عاشقِ رسول اسلامی بھائی نے شیخ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مایہ ناز تصنیف ”فیضانِ سنت“ سے درس دیا، میں بھی درس کی برکتیں پانے کے لیے قریب جا کر بیٹھ گیا، درس سنا تو دل کو بہت بھلا لگا، یوں میں روزانہ نماز کے بعد ہونے والے درس میں شرکت کرنے لگا۔ درس کے بعد اسلامی بھائی انفرادی کوشش کرنے، نیکیوں بھری راہ اختیار کرنے کا ذہن دیتے، کرم بالائے کرم، رَمَضَانُ الْمُبَارَک کے مہینے میں دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے سنتوں بھرے دس روزہ اجتماعی اعتکاف میں شرکت کی سعادت نصیب ہو گئی۔ اعتکاف میں ہونے والے سنتوں بھرے بیانات اور بالخصوص شیخ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے علم و حکمت کے موتیوں بھرے ”مدنی مذاکروں“ نے میرے دل میں خوفِ خدا اور عشق

مُصطفیٰ کی شمع روشن کر دی، میرے دل میں مَوْجُود تمام شکوک و شبہات دُور ہو گئے، میں نے اپنے تمام بُرے عقائد اور بُرے دوستوں کی صحبت سے توبہ کی اور عاشقانِ رسول کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو گیا، دورانِ اعتکاف، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے زہد و تقویٰ، حسنِ اخلاق سے متاثر ہو کر آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی غلامی کا پٹہ بھی گلے میں ڈال لیا اور اعتکاف مکمل ہو جانے کے بعد اپنے علاقے کے اسلامی بھائیوں کے ساتھ مل کر دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں میں حصّہ لینے لگا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تادم تحریر دعوتِ اسلامی کے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ باب المدینہ (کراچی) میں فرضِ علوم کورس کر رہا ہوں اور اپنے علاقے میں حلقہ سطح پر مدنی انعامات کا ذمّہ دار ہونے کی حیثیت سے مدنی کاموں کی ترقی و عروج کے لیے کوشاں ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِغتنام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوّت، نوشہ بُزمِ جَنّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جَنّت نشان ہے: جس نے میری سُنّت سے مَحَبّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبّت کی وہ جَنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (مِشْکَاۃُ الْمَصْنٰج، ج ۱ ص ۵۵ حدیث ۷۵ ادار اکتب العلمیۃ بیروت)

سُنّتیں عام کریں دین کا ہم کام کریں  
نیک ہو جائیں مُسلمان مدینے والے

”چل مدینہ“ کے سات حُرُوف کی نسبت سے جُوتے پہننے کے ۷ مدنی پھول

1 فرمانِ مُصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جُوتے بکثرت استعمال کرو کہ آدمی جب تک جوتے پہنہ ہوتا ہے گویا وہ سوار ہوتا ہے۔ (یعنی کم تھکتا ہے) (مسلم ص ۱۶۱ حدیث ۲۰۹۶)

- 2 جوتے پہننے سے پہلے جھاڑ لیجئے تاکہ کیڑا کنکر وغیرہ ہو تو نکل جائے۔
  - 3 پہلے سیدھا جوتا پہنئے پھر الٹا اور اُتار تے وقت پہلے الٹا جوتا اُتاریئے پھر سیدھا۔
  - 4 مرد مردانہ اور عورت زَنانہ جوتا استعمال کرے۔
  - 5 صدرُ الشریعہ، بدرُ الظریتہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْغَنِی فرماتے ہیں: عورتوں کو مردانہ جوتا نہیں پہننا چاہیے بلکہ وہ تمام باتیں جن میں مردوں اور عورتوں کا امتیاز ہوتا ہے ان میں ہر ایک کو دوسرے کی وضع اختیار کرنے (یعنی نقالی کرنے) سے مُمَانَعَت ہے، نہ مرد عورت کی وضع (طرز) اختیار کرے، نہ عورت مرد کی۔ (بہارِ شریعت حصہ ۱۶ ص ۶۵ مکتبۃ المدینہ)
  - 6 جب بیٹھیں تو جوتے اُتار لیجئے کہ اس سے قدم آرام پاتے ہیں۔
  - 7 (تنگدستی کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ) اوندھے جوتے کو دیکھنا اور اس کو سیدھا نہ کرنا، لہذا استعمالی جوتا الٹا پڑا ہو تو سیدھا کر دیجئے۔
- طرح طرح کی ہزاروں سُنتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب، بہارِ شریعت حصہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صفحات کی کتاب ”سُنتیں اور آداب“ ہدیۂ حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سُنتوں بھرا سفر بھی ہے۔
- خوب ہو گا ثواب اور ٹلے گا عذاب      پاؤ گے بخششیں، قافلے میں چلو  
دل پہ گر زنگ ہو، سارا گھر تنگ ہو      داغ سارے دھلیں، قافلے میں چلو
- صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**
- دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنتوں بھرے اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 ذُرود پاک
- شَبِّ جَمْعہ کا ذُرود: اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی
- اَلْقَدْرِ الْعَظِیْمِ اَلْحَاجَّہٗ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ



بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جمعہ (جمعہ اور جمعرات کی درمیانی رات) اس دُرود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گاموت کے وقت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت کرے گا اور قبر میں داخل ہوتے وقت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اسے قبر میں اپنے رحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔ (افضل الصلوات علی سید السادات ص ۱۵۱ ملخصاً)

(2) تمام گناہ معاف: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّم

حضرت سیدنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شخص یہ دُرود پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ (ایضاً ص ۶۵)

(3) رحمت کے ستر دروازے صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ

جو یہ دُرود پاک پڑھتا ہے تو اس پر رحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ (القول البدیع ص ۲۷۷)

(4) ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَى اللہُ عَنْنَا مُحَمَّدًا مَا هُوَ اَهْلُهُ

حضرت سیدنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس دُرود پاک کو پڑھنے والے کیلئے ستر فرشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔

(مَجْمَعُ الزَّوَادِج ۱۰ ص ۲۵۴ حدیث ۱۷۳۰۵)

(5) چھ لاکھ دُرود شریف کا ثواب

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَدِّ مَنَاقِبِہٖ صَلَآةٌ اَدَّتْہَا بِكَوَامٍ مُلْكِ اللّٰہِ

حضرت احمد صاوی عَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْہَادِیٰ بعض بزرگوں سے نقل کرتے ہیں: اس دُرود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرود شریف پڑھنے کا ثواب حاصل ہوتا ہے۔ (اَفْضَلُ الصَّلَاةِ عَلٰی سَیِّدِ السَّادَاتِ ص ۱۳۹)

(6) قُرْبُ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شخص آیا تو حُضُورِ انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اسے اپنے اور صِدِّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے درمیان بٹھالیا۔ اس سے صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کو تعجب ہوا کہ یہ کون ذی مرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرود پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔ (اَلْقَوْلُ الْبَدِیْعُ ص ۱۲۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ